علامہ عبد الرحمٰن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ کی کتاب

مَنهجُ السّالِكين
وَتوضيحِ الفِقهِ في الدِّين

سے کتاب الحج کا اردو ترجمہ

ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد

أهل الأثر

العلم قبل القول و العمل

قول و عمل سے پہلے علم

كتاب الحج من منهج السالكين

اس کی دلیل، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پاسکتے ہوں اس گھر کا (کعبہ کا) حج فرض کر دیا ہے۔ (سورۃ آل عمران: ۹۷)

استطاعت سب سے بڑی حج کی شرط ہے؛ اور یہ ہے انسانی ضروریات اور بنیادی حاجتوں کو پورا کرنے کے بعد توشہ (سامان) اور سواری کی ملکیت کا ہونا

عورت کو اگر حج کے لئے سفر کی ضرورت ہے تو اس کے ساتھ محرم کا ہونا بھی استطاعت میں سے ہے۔

نبی ﷺ کا حج

حدیث جابر حج کے عظیم احکام پر مشتمل ہے جس میں نبی ﷺ کے حج کا ذکر ہے، جسے مسلم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ، ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ، فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ، كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ،

رسول اللہ ﷺ نو سال تک مدینہ میں رہے اور حج نہیں کیا۔

پھر لوگوں میں دسویں سال پکارا گیا کہ رسول اللہ ﷺ حج پر جانے والے ہیں، تو جمع ہو گئے مدینہ میں بہت سارے لوگ، اور یہ سب چاہتے تھے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کریں اور اسی طرح (حج کے) عمل کریں جیسا آپ ﷺ عمل کرتے ہیں۔

فَخَرَجْنَا مَعَهُ، حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ: «اغْتَسِلِي، وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي»

تو ہم سب آپ ﷺ کے ساتھ نکلے، یہاں تک کہ جب ہم ذوالحلیفہ پہنچے، جہاں اسماء بنت عمیس کو محمد (جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بیٹا تھے) پیدا ہوئے، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے کے لئے بھیجا کہ وہ کیا کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ غسل کر لو اور کپڑے سے باندھ لو اور احرام باندھ لو۔

فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ، حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ، نَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي بَيْنَ يَدَيْهِ، مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ، وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ، وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ، فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ «لَبَّيْكَ اللهُمَّ، لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ، وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ» وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهَذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ، فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ،

پھر رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھا پھر آپ اونٹنی قصواء پر سوار ہو گئے، یہاں تک کہ جب وہ آپ ﷺ کو لے کر سیدھی ہوئی بیداء پر تو میں نے دیکھا کہ جہاں تک میری نظر جا رہی تھی لوگ پیدل اور سوار آپ کے آگے تھے اور اسی طرح دہنی اور بائیں طرف بھی (ایسی ہی بھیڑ تھی) اور اسی طرح پیچھے بھی لوگ تھے۔ رسول اللہ ﷺ

ہمارے بیچ میں تھے اور آپ پر قرآن بھی نازل ہوتا اور آپ اس کی حقیقت کو خوب جانتے۔ اور آپ جس طرح کرتے اسی طرح ہم بھی کرتے تھے، تو آپ ﷺ نے توحید کے ساتھ لبیک پکارا:

لَبَّيْكَ اللهُمَّ لَبَّيْكَ،

لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ

لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ، وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ

تلبیہ احرام باندھنے (احرام کی حالت میں داخل ہونے) کے بعد سے یوم النحر کے دن رمی جمرات (جمرۃ العقبہ کے رمی) تک پڑھنا سنت ہے۔ عمرہ کرنے والوں کے لئے طواف شروع کرنے تک پڑھنا سنت ہے۔

(نوٹ: خواتین تلبیہ پکار کر نہیں کہیں گی بلکہ صرف اتنی آواز سے کہیں گی کہ وہ خود سن سکیں، ان کے حق میں تلبیہ پکارنا سنت نہیں ہے اور اس پر اجماع نقل کیا گیا ہے)

وَلَزِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ،

رسول اللہ ﷺ اپنی تلبیہ پکارتے رہے۔

قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ، لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ،

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمارا ارادہ صرف حج کا تھا ہم تو عمرہ جانتے ہی نہیں تھے (یعنی ایام حج میں)

حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ، اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا،

یہاں تک کہ جب ہم آپ ﷺ کے ساتھ بیت اللہ میں آئے تو آپ نے حجر اسود کا استلام کیا اور تین بار رمل کیا (چھوٹے چھوٹے قدموں سے اچھل کر چلنا) اور چار بار چلے (یعنی کعبہ کا کل سات چکر لگایا)۔

ثُمَّ نَفَذَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام، فَقَرَأَ: { وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى } [البقرة: ١٢٥]

پھر مقامِ ابراہیم پر آئے اور اس آیت کو پڑھا: وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى(یعنی: مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ مقرر کرلو)۔

فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ،

مقام ابراہیم کو اپنے اور کعبہ کے درمیان رکھا۔

: كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ،

آپ ﷺ دو رکعتوں میں قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھا کرتے۔

ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ،

پھر آپ ﷺ واپس حجر اسود کے پاس ائے اور اس کا استلام کیا۔

ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ: {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ} [البقرة: ١٥٨] «أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ» فَبَدَأَ بِالصَّفَا، فَرَقِيَ عَلَيْهِ، حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ

پھر آپ اس دروازے سے نکلے جو صفا کی طرف ہے، یہاں تک کہ جب آپ ﷺ صفا کے قریب پہنچے تو اس آیت کو پڑھا: إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ ، أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ میں وہاں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ نے شروع کیا۔ چنانچہ آپ نے صفا سے شروع کیا اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھا۔

فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، پھر آپ قبلہ رخ ہوئے،

فَوَحَّدَ اللهَ وَكَبَّرَهُ، وَقَالَ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ» ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ، قَالَ: مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ،

پھر اللہ کی توحید اور تکبیر بیان کی، اور فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ (کوئی معبود لائق عبادت نہیں سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تمام تعریف ہے، پورا کیا اس نے اپنا وعدہ اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے اس نے تمام لشکروں کو شکست دی) پھر اس کے درمیان آپ ﷺ دعا کرتے اور اس طرح تین مرتبہ کیا۔

ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ،

پھر آپ مروہ کی طرف اترے،

حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعَى، یہاں تک کہ آپ کے قدم جب میدان کے بیچ میں پہنچے تو آپ دوڑے

حَتَّى إِذَا صَعِدَتَا مَشَى، یہاں تک کہ مروہ پر چڑھنے لگے تو چلے

حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ، فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا، یہاں تک کہ مروہ پر پہنچے اور مروہ پر بھی اسی طرح کیا جیسا صفا پر کیا تھا۔

حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ، فَقَالَ: «لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ، وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ، وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً» ،

جب مروہ پر آخری شوط تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا اپنا کام جو بعد میں معلوم ہوا تو میں اپنے ساتھ ھدی نہیں لاتا اور اپنے اس احرام حج کو عمرہ میں کر ڈالتا۔ تو تم میں سے جس کے پاس ھدی نہیں ہے تو وہ حلال ہو جائے (یعنی احرام کھول دے) اور اس کو عمرہ کر لے۔

فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ؟ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرَى، وَقَالَ: «دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ» مَرَّتَيْنِ «لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ»

سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہوئے اور انہوں نے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے پوچھا: یارسول اللہ، کیا یہ (حج کو عمرہ میں بدل ڈالنا) اس سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ تو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اپنی انگلیوں کو دوسری انگلیوں کے بیچ ڈالا اور فرمایا: عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے؛ دو مرتبہ فرمایا: نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے۔

وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مِمَّنْ حَلَّ، وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا، وَاكْتَحَلَتْ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي بِهَذَا، قَالَ: فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ، بِالْعِرَاقِ: فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ لِلَّذِي صَنَعَتْ، مُسْتَفْتِيًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذَكَرَتْ عَنْهُ، فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي أَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: «صَدَقَتْ صَدَقَتْ، مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ؟» قَالَ قُلْتُ: اللهُمَّ، إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ، قَالَ: «فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلُّ»

یمن سے علی رضی اللہ عنہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے اونٹ لے کر آئے تو دیکھا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان میں سے ہیں جو احرام کھول چکی ہیں، رنگین لباس پہنے ہوئی ہیں اور سرمہ بھی لگائے ہوئی ہیں، تو علی رضی اللہ عنہ نے ان پر انکار کیا تو انہوں نے کہا: میرے ابو نے مجھے اس کا حکم دیا ہے۔ علی رضی اللہ عنہ عراق میں یہ کہا کرتے تھے کہ میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس فاطمہ پر غصہ کی وجہ سے گیا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس نے سچ کہا، اس نے سچ کہا۔

تم نے کیا کہا تھا جب حج کا ارادہ کیا تھا؟ فرمایا: میں نے کہا تھا: اے اللہ میں اہلال کرتا ہوں اس کا جس کا تیرے رسول نے اہلال کیا۔ تو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میرے ساتھ ھدی ہے تو تم (بھی) احرام مت کھولنا۔

قَالَ: فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً،

(جابر رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: جو هدی علی رضی اللہ عنہ یمن سے لے کر آئے تھے اور جو نبی ﷺ اپنے ساتھ لائے تھے یہ کل سو اونٹ تھے۔

قَالَ: فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا، إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ،

(جابر رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: تو تمام لوگوں نے احرام کھول لیا اور اپنے بال کتروا لئے سوائے نبی ﷺ اور جن کے ساتھ هدی کا جانور تھا۔

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى، فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ،

پھر جب ترویہ (۸ ذوالحجہ) کا دن آیا تو سب لوگ منیٰ گئے اور حج کی لبیک پکاری۔

وَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ،

رسول اللہ ﷺ بھی سوار ہوئے اور منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں۔

ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ،

پھر تھوڑی دیر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔

وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ، فَسَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَجَازَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ، فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ، فَنَزَلَ بِهَا،

آپ ﷺ نے نمرہ میں بالوں کا ایک خیمہ لگانے کا حکم دیا، اور رسول اللہ ﷺ چلے، اور قریش کو اس بات میں شک نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ مشعر الحرام میں وقوف کریں گے، جیسا کہ قریش جاہلیت میں کرتے تھے۔ مگر رسول اللہ ﷺ اس سے آگے بڑھ گئے اور عرفات پہنچے، آپ نے وہاں نمرہ میں خیمہ لگا پایا تو آپ ﷺ اس میں اترے۔

حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ، فَرُحِلَتْ لَهُ،

یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا، تو قصواء اونٹنی کا حکم دیا جس پر آپ چلے۔

فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي، فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ: «إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ، وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ، وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ، وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ، وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ، فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ، فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ، فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ، كِتَابُ اللهِ، وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي، فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟» قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ، فَقَالَ: بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ «اللهُمَّ، اشْهَدْ، اللهُمَّ، اشْهَدْ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ،

جب آپ ﷺ وادی کے بیچ میں پہنچے تو لوگوں پر خطبہ پڑھا اور فرمایا: یقینا تمارا خون اور تمہارا مال تم پر حرام ہے جیسے آج کے دن کی حرمت ہے، اس مہینے کے اندر اس شہر کے اندر۔ ہر چیز جاہلیت کی میرے دونوں قدموں کے نیچے ہو گئی ہیں (یعنی ان کا کوئی اعتبار اب نہیں) اور جاہلیت کے خون کا اب کوئی اعتبار نہیں۔ اور پہلا خون جو میں اپنے خونوں میں سے معاف کرتا ہوں وہ ابن ربیعہ ابن الحارث کا خون ہے، جو ابن سعد (قبیلہ) کا دودھ پیتا (شیر خوار بچہ) تھا جسے ھذیل نے قتل کیا تھا۔ اور جاہلیت کا سود سب چھوڑ دیا گیا (یعنی اس وقت کے چڑھے سود کا اب مطالبہ نہ کیا جائے) اور سب سے پہلا سود ہم اپنے یہاں کے سود میں سے چھوڑ دیتے ہیں وہ عباس بن عبد المطلب کا سود ہے، وہ سب اب معاف کر دیا گیا۔ تم لوگ اللہ سے ڈرو کہ عورتوں پر زیادتی نہ کرو اس لئے کہ تم نے انہیں اللہ کے امان سے لیا ہے اور ان کے ستر کو اللہ کے کلمہ سے حلال کیا ہے اور تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر ایسے شخص کو نہ آنے

دیں (یعنی تمہارے گھر میں ایسے شخص کو داخل نہ ہونے دیں) جن کا آنا تم کو نا گوار ہو۔ اور اگر وہ ایسا کریں تو ان کو مارو جس مار سے سخت چوٹ نہ لگے۔ اور ان کا حق تمہارے اوپر یہ ہے کہ ان کا کھانا اور پینا تمہارے ذمہ ہے دستور کے مطابق۔ میں تمہارے بیچ ایسی چیز کو چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوط پکڑے رہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے، اللہ کی کتاب۔

اور تم سے سوال ہو گا (قیامت کے دن) میرے بارے میں تو تم کیا کہو گے؟ انہوں نے کہا: کہ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا، رسالت کا حق ادا کر دیا اور امت کو خیر خواہی کی نصیحت کی۔

تو آپ ﷺ نے اپنی انگشتِ شہادت کو آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر لوگوں کی طرف جھکایا اور فرمایا: اے اللہ، تو گواہ رہ، تین بار ایسا کیا۔

ثُمَّ أَذَّنَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، پھر اذان اور اقامت ہوئی تو آپ ﷺ نے ظہر پڑھی، پھر عصر پڑھی

وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، اور ان دونوں کے درمیان کچھ (سنت وغیرہ نہ پڑھی)۔

ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ، پھر آپ سوار ہوئے یہاں تک کہ آپ کھڑے ہونے کی جگہ پر آ گئے۔

فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ، وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ،

آپ نے اونٹنی کا پیٹ پتھروں کی طرف کر دیا اور پگڈنڈی کو اپنے آگے کر لیا اور قبلہ رخ کھڑے ہو گئے۔

فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا، حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ،

آپ وہاں پر اس وقت تک کھڑے رہے جب تک سورج ڈوب نہ گیا اور (آسمان میں) ہلکی زردی چلی گئی اور سورج کی ٹکیا ڈوب گئی۔

وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ، وَدَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ، حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ،

آپ نے اپنے پیچھے اسامہ (بن زید) کو سوار کر لیا اور لوٹے۔ قصواء کے لگام کو اس طرح آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کھینچا ہوا تھا کہ اس کا سر کجاوے کے آگے مورک سے لگ رہا تھا۔

وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى «أَيُّهَا النَّاسُ، السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ» كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا، حَتَّى تَصْعَدَ،

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اپنے داہنے ہاتھ سے اشارہ کرتے، اے لوگو، سکون سے (چلو)، جب بھی ریت کے ٹیلے پر آتے مہار ڈھیلی کر دیتے یہاں تک کہ اونٹنی چڑھ جاتی۔

حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ،

یہاں تک کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔

فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ،

وہاں مغرب اور عشاء پڑھی ایک اذان اور دو اقامت سے۔

وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا،

اور ان کے درمیان کچھ نہیں پڑھا۔

ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ،

پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لیٹے یہاں تک کہ طلوع فجر ہو گیا۔

وَصَلَّى الْفَجْرَ، حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ، بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ،

پھر اذان اور اقامت سے فجر کی نماز پڑھی جب صبح خوب ظاہر ہو گئی۔

ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ، حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ،

پھر قصواء پر سوار ہو گئے یہاں تک کہ مشعر الحرام تک آئے۔

فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ،

پھر قبلہ رخ ہوئے۔

فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ،

پھر آپ ﷺ نے دعا کی اور اللہ اکبر کہا اور لا الہ الا اللہ کہا اور توحید پکاری۔

فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا،

پھر آپ وہاں کھڑے رہے یہاں تک کہ خوب روشنی ہو گئی۔

فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ،

پھر سورج طلوع ہونے سے پہلے وہاں سے چلے۔

وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ، -------- حَتَّى أَتَى بَطْنَ مُحَسِّرٍ، فَحَرَّكَ قَلِيلًا،

اور فضل بن عباس کو اپنے پیچھے سوار کیا۔۔۔۔ یہاں تک کہ جب بطن محسر میں پہنچے تو تھوڑی تیز چال سے (اونٹنی کو) چلایا۔

ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى،

پھر بیچ کا راستہ لیتے ہوئے جمرۃ الکبریٰ کی طرف نکلے۔

حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ، فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ،

یہاں تک کہ اس جمرہ کے پاس ائے جو درخت کے پاس ہے، تو اس پر سات کنکریاں ماریں۔

يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا،

ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے۔

مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ، اس کنکری کے جیسی جو چٹکی سے ماری جاتی ہیں۔

رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، پھر بطن وادی سے رمی کیا،

ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ، پھر منحر (اونٹ ذبح کرنے کی جگہ گئے) کی طرف مڑے،

فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بِيَدِهِ، پھر اپنے ہاتھ سے تریسٹھ اونٹ نحر کئے،

ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا، فَنَحَرَ مَا غَبَرَ، وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ،

باقی علی رضی اللہ عنہ کو دئے اور انہیں بھی اپنی ھدی میں شریک کیا،

ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ، فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ، فَطُبِخَتْ، فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا،

پھر ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا لینے کا حکم دیا، جنہیں ایک ہانڈی میں ڈال کر پکایا گیا، پھر آپ ﷺ اور علی رضی اللہ عنہ دونوں نے اس میں سے کھایا اور اس کا شوربا پیا۔

ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ،

پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف گئے۔

فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ،

مکہ میں آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی۔

فَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ، فَقَالَ: «انْزِعُوا، بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ» فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ

پھر آپ بنی عبد المطلب کے پاس آئے اور وہ زمزم کا پانی پلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: پانی نکالو اے بنی عبد المطلب، (اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ) اگر لوگ بھیڑ کر کے پانی نہ بھرنے دیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی بھرتا (یا نکالتا) ۔ پھر انہوں نے ایک ڈول پانی کا آپ کو دیا اور آپ ﷺ نے اس سے پانی پیا۔

(رواه مسلم)

آپ ﷺ حج کے مناسک ادا کرتے اور فرماتے: **خذوا عني مناسككم** (مجھ سے حج کے مناسک لو)۔ تو حج کا اکمل (سب سے کامل) طریقہ وہی ہو گا جو نبی ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے اور آپ ﷺ کے صحابہ کے طریقہ کے مطابق کیا جائے۔

اگر حاجی صرف چار ارکان جو:

احرام

وقوفِ عرفہ

طواف (افاضہ)، اور

سعی (الحج) پر اکتفا کرلے

اور واجبات ادا کرلے جو ہیں:

میقات سے احرام باندھنا

مغرب تک وقوفِ عرفہ کرنا

۱۰ ذوالحجہ کی رات مزدلفہ میں گزارنا

اور ایامِ تشریق کی راتوں کو منیٰ میں گزارنا

رمی جمرات کرنا

بال منڈانا یا کٹوانا

اتنے اعمال اگر وہ پورے کرلیتا ہے تو (اس کے حج کے صحیح ہونے کے لئے) کافی ہو گا۔

حج کا رکن اور واجب چھوڑنے میں فرق: رکن چھوڑنے سے حج صحیح نہیں ہو گا جب تک اسے شرعی صفت کے مطابق نہ کرلیا جائے۔ واجب چھوڑنے پر حج تو صحیح ہے لیکن اسے گناہ ہو گا اور اس کے چھوڑنے پر دم ہے۔

حج کی قسمیں:

اور (حج کرنے والا) جس طرح کے احرام میں داخل ہونا چاہے جیسے تمتع: جو سب سے افضل ہے، قِران اور اِفراد میں سے کسی ایک میں داخل ہو جائے۔

تمتع یہ ہے کہ کوئی حج کے مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھے اور اس (عمرہ) سے فارغ ہو جائے، پھر وہ اسی سال حج کا احرام باندھے۔ اور اس پر ھدی ہے اگر وہ مسجدِ حرام (حدودِ حرم) کے رہنے والوں میں سے نہ ہو۔

(حجِ) اِفراد یہ ہے کہ کوئی صرف حج کا احرام باندھے اور

(حجِ) قِران یہ ہے کہ کوئی:

الف) عمرہ اور حج دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھ لے، یا

ب) وہ عمرہ کا احرام باندھ لے اور پھر وہ (اسی احرام سے)، (عمرہ کا) طواف شروع کرنے سے پہلے حج میں داخل ہو جائے۔ اس دوسری حالت میں تمتع کرنے والے مجبوراً اس وقت داخل ہوں گے:

الف) اگر انہیں اس بات کا خدشہ ہو کہ عمرہ میں مشغولیت کی وجہ سے ان کا وقوفِ عرفہ چھوٹ جائے گا، یا

ب) اگر عورت کو حیض یا نفاس جاری ہو گیا اور وہ اس بات سے واقف ہو کہ وہ وقوفِ عرفہ کے وقت سے پہلے پاک نہیں ہو سکتی

مفرِد (حجِ اِفراد کرنے والے) اور قارِن (حجِ قِران کرنے والے) کا عمل ایک جیسا ہے البتہ قارِن پر ھدی (واجب) ہے نہ کہ مفرِد پر۔

محظوراتِ احرام (احرام کی حالت میں ممانعت)

محرِم اپنے حالتِ احرام میں ان چیزوں سے بچے:

۱۔ سر منڈوانا

۲۔ ناخن کاٹنا

۳۔ اگر مرد ہے تو سلا ہوا کپڑا پہننا

۴۔ اگر مرد ہے تو سر چھپانا

۵۔ مرد وزن (تمام کے لئے) خوشبو لگانا

۶۔ اسی طرح محرِم کے اوپر: کھائے جانے والے جنگلی جانوروں کا شکار کرنا، یا اس کے شکار کے لئے کسی کو بتانا یا اس کے شکار کے لئے مدد کرنا حرام ہے

۷۔ سب سے بڑی ممانعت احرام کی حالت میں: جماع کی ہے اور اس کی تحریم مغلظ ہے، حج کو فاسد (باطل) کر دیتی ہے اور اس کے فدیہ میں اونٹ کی قربانی ہے۔

رہا فدیہ اذی تو یہ:

سر چھپانے سے، یا سلا ہوا کپڑا پہننے سے یا عورت کا اپنا چہرا چھپانے سے یا دستانے پہننے سے یا خوشبو لگانے سے ہو گا۔ اور اس میں (ان تین میں سے) کسی ایک کو کرنے کا اختیار ہے:

۱۔ تین دن روزے رکھنا، یا

۲۔ چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا، یا

۳۔ ایک بکرا ذبح کرنا

اور اگر شکار کرتا ہے تو اسے ان میں اختیار ہے کہ وہ

۱۔ اس کے مثل کسی مویشی چوپائے کو ذبح کرے اگر اس کے مثل مویشی ہے تو،

۲۔ یا ہلاک شدہ کے مثل کی قیمت لگائی جائے گی جہاں پر اسے ہلاک کیا ہے اور اس قیمت سے کھانے کی اشیاء خرید کر ہر مسکین کو ایک مد گیہوں یا آدھا صاع اور اشیاء میں دینا ہو گا۔

۳۔ یا ہر مسکین کے بدلے ایک روزہ رکھنا ہو گا۔

(ج) تمتع اور قران کے ھدی (دَم نسک) کے لئے وہی کافی ہیں جو اضحیہ کے (جانور) کے لئے (شرطیں) ہیں۔ اگر وہ (جانور) نہیں پاتا ہے تو وہ دس دنوں تک روزے رکھے گا: جن میں تین دن حج کے دوران، اور اس کے لئے ایام تشریق میں روزہ رکھنا جائز ہے، اور بقیہ سات جب وہ گھر لوٹ آئے۔

اور اسی طرح اس کا حکم ہے جس نے:

الف) کس واجب کو چھوڑ دیا، یا

ب) یا جس کے اوپر مباشرت کی وجہ سے فدیہ ہے۔

اور ہر ھدی (ھدی جبران) اور کھانا کھلانا جس کا تعلق حرم یا احرام سے ہے: تو وہ حرم کے مسکینوں کے لئے ہے، چاہے وہ مقیم ہوں یا باہر سے آئے ہوں۔ اور روزہ رکھنا کہیں بھی کافی ہو گا۔

اور ھدی (دَم) نسک جیسے تمتع اور قران کی قربانی یا ھدی میں مستحب یہ ہے کہ اس سے کھایا جائے اور اس کا تحفہ دیا جائے اور اس سے صدقہ کیا جائے۔

اور دم واجب جو کسی ممنوعہ چیز کے ارتکاب پر یا واجب کو چھوڑنے پر کیا جاتا ہے اسے دمِ جبران کہتے ہیں: اس میں سے (خود) کچھ نہ کھایا جائے بلکہ پورے طور پر اسے (مسکین کو) صدقہ کر دیا جائے کیونکہ یہ کفارے کے حکم میں ہے۔

طواف کی شرطیں

۱۔ نیت کرنا

۲۔ حجرِ اسود سے شروع کرنا: اور اس کا استلام اور اسے چومنا سنت ہے، اور اگر یہ نہیں کر سکتا تو اس کی طرف اشارہ کرے، اور اس وقت کہے: بسم الله الله أكبر , اللهم إيماناً بك و تصديقا بكتابك ووفاء بعهدك واتباعا لسنة نبيك محمد ﷺ -

۳۔ بیت اللہ کو اپنے بائیں جانب رکھنا

۴۔ سات چکر پورے کرنا

۵۔ حدث سے اور گندگی سے پاک ہونا

طواف کے سوا باقی تمام (حج کی) عبادتوں میں طہارت سنت ہے، واجب نہیں۔ اور جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ: الطواف بالبيت صلاة إلا أن الله أباح فيه الكلام ، بیت اللہ کا طواف بھی نماز ہے الا یہ کہ اللہ نے اس میں کلام کرنا جائز کیا ہے۔ (ترمذی: ۹۶۰، امام البانی نے ارواء: ۱۲۱ میں صحیح قرار دیا ہے)

طواف کی سنتوں میں سے یہ ہیں:

۱۔ کہ طوافِ قدوم میں اضطباع کیا جائے: کہ رداء (اوپر کی چادر) کے درمیانے حصے کو مرد اپنے دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کے اس کے کنارے کو بائیں کندھے پر ڈال لیں۔

۲۔ پہلے تین چکروں میں رمل کریں اور باقی میں (عام) چال چلیں۔

اس (طوافِ قدوم) کے علاوہ کسی اور طواف میں رمل اور اضطباع سنت نہیں ہے۔

سعی کی شرطیں:

۱۔ نیت کرنا

۲۔ سات شوط پورے کرنا

۳۔ صفا سے ابتدا کرنا

طواف، سعی اور تمام مناسک کی ادائگی میں یہ مشروع ہے کہ انسان اللہ کا کثرت سے ذکر کرے اور اس سے دعا کرے کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: **إنما جُعِلَ الطواف بالبيت و بالصفا والمروة و رمي الجمار لإقامة ذكر الله** بیت اللہ کا طواف، صفا مروہ کی سعی اور رمی جمرات اللہ کے ذکر کو قائم کرنے کے لئے کیا گیا ہے (ابو داود: ۱۸۸۸، ترمذی: ۹۰۲)

اور ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ہاتھ مکہ فتح کرایا تو وہ کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: **إن الله حبس عن مكة الفيل و سلط عليهم رسوله و المؤمنين و إنها لم تحل لأحدٍ كان قبلي و إنما أحلت لي ساعة من نهار و إنما لن تحل لأحدٍ بعدي , فلا يُنَفَّرُ صَيدُها ولا يُختلى شوكُها ولا تحل ساقطتها إلا لمنشد و من قُتِلَ لَه قتيل فهو بخير النظرين .فقال العباس : إلا الإذخر يا رسول الله فإنا نجعله في قبورنا و بيوتنا . فقال إلا الإذخر** (متفق عليه)

اللہ تعالیٰ نے مکہ سے ہاتھی (کے لشکر) کو روکا، اور اس پر اپنے رسول اور مومنوں کو غلبہ دیا، اور یہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہو گا اور میرے لئے بھی دن کی ایک گھڑی میں (صرف) حلال کیا گیا اور یہ میرے بعد ہر گز کسی کے لئے حلال نہیں ہو گا، تو اس کے شکار کو نہ بھگایا جائے اور نہ ہی اس کے

کانٹے اکھاڑے جائیں، اس میں گری ہوئی چیز حلال نہیں ہے سوائے اس کے جو اس کا اعلان کرنا چاہے، اور جس کا کوئی قتل کر دیا جائے تو اسے دو چیزوں میں اختیار ہے۔ تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا سوائے اذخر کے یا رسول اللہ کیونکہ اسے ہم اپنی قبروں اور گھروں پر ڈالتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوائے اذخر کے۔

و قال المدينة حرام ما بين عير إلى ثور

اور فرمایا عیر سے ثور تک مدینہ (حرم) حرام ہے (مسلم)

و قال خمس من الدواب كلهن فاسق : يُقتَلن في الحِلِّ و الحَرَم : الغراب و الحِدأة و العقرب و الفأرة و الكلب العقور

اور فرمایا: پانچ جانوروں میں سے فاسق (موذی) ہیں جنہیں حل اور حرم (ہر جگہ) قتل کیا جاتا ہے: کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا (متفق علیہ)

باب: ھدی، اضحیہ اور عقیقہ کے بیان میں

یہ گزر چکا ہے کہ ھدی کب واجب ہے، اور اس کے علاوہ ھدی سنت ہے اور اسی طرح اضحیہ اور عقیقہ سنت ہے۔ اور اس کے کافی ہونے کے لئے:

۱۔ بھیڑ میں سے جذع ہونا چاہئے اور یہ وہ ہے جس کی عمر چھ مہینہ کی ہے۔

۲۔ ثنیہ کا ہونا (دنتا ہونا): جو اونٹ میں پانچ سال کا ہو، گائے میں دو سال اور بکری میں ایک سال کا پورا ہونا ہے۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

أربع لا تجوز في الأضاحي : العوراء البين عورها والمريضة البين مرضها والعرجاء البين ظلعها و الكبيرة التي لا تنقي

اضحیہ کے لئے چار (عیب دار جانور) جائز نہیں: کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو، بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو، لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور ایسا بوڑھا جانور جس میں گودا نہ ہو (صحیح حدیث ہے جسے پانچوں نے روایت کیا ہے؛ ابوداود: ۲۸۰۲، ترمذی: ۱۴۹۷ اور اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن ماجہ: ۳۱۴۴، نسائی اور احمد)

جانور اچھا اور کامل صفتوں والا ہونا چاہئے اور جتنا کامل ہو گا اتنا اللہ کے نزدیک محبوب اور اسے کرنے والے کے اجر میں زیادہ ہو گا۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: **نحرنا مع النبي ﷺ عام الحديبية البدنة عن سبعة و البقرة عن سبعة**

ہم نے حدیبیہ والے سال نبی ﷺ کے ساتھ سات لوگوں کی طرف سے اونٹ اور سات کی طرف سے گائے کی قربانی کی (مسلم)۔

عقیقہ کرنا والد کے حق میں سنت ہے۔ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے گروی ہے، اس کی طرف سے ساتویں دن ذبح کیا جائے، اس کا سر منڈا جائے اور اس کا نام رکھا جائے (صحیح حدیث ہے اور اسے پانچوں نے روایت کیا ہے)۔

ان میں سے کھایا جاتا ہے، تحفہ دیا جاتا ہے اور صدقہ کیا جاتا ہے۔ قصائی کو اس کی اجرت اس گوشت سے نہ دی جائے بلکہ اس سے اسے ہدیہ یا صدقہ دیا جائے۔

(آج شب جمعہ ۵ ذوالحجہ ۱۴۴۲ منہج السالکین سے کتاب الحج کا ترجمہ بحمد اللہ مکمل ہوا۔)

مترجم: ابو مریم اعجاز احمد